98334 ـ یوم عرفہ کا روزہ سنت نہ ماننے و الے کا رد

سوال

ہمارے ہاں ایك مولانا صاحب كہتے ہيں كہ: یوم عرفہ كا روزہ سنت نہيں، اور اس دون روزہ ركھنا جائز نہيں ہے، آپ سے گزارش ہے كہ جناب والا آپ اس سوال كا جواب ديں، كيونكہ يہ مولانا صاحب یوم عرفہ كا روزہ نہ ركھنے كے پملفٹ تحرير كر كے تقسيم كر رہے ہيں، جناب والا ا سكا جواب ضرور ديں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یوم عرفہ كا روزہ عير حاجى كے ليے سنت مؤكدہ ہے، ابو قتادہ رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث ميں ثابت ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے یوم عرفہ كے روزے كے متعلق دريافت كيا گيا تو آپ نے فرمايا:

" يہ روزہ پچھلے اورايك برس آئندہ كے گناہوں كا كفارہ ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (1162).

اور ايك روايت ميں ہے:

" ميرا خيال ہے كہ اللہ تعالى اس كے ساتھ پچھلے ايك برس اور آئندہ ايك برس كےگناہ معاف كرتا ہے "

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس مسئلہ كے حكم ميں امام شافعى اور اصحاب كہتے ہيں: جو ميدان عرفہ ميں نہيں اس كےليے یوم عرفہ كا روزہ ركھنا مستحب ہے، ليكن جو حاجى عرفات ميں ہے اسكے متعلق امام شافعى اور اصحاب "المختصر " ميں كہتے ہيں: اس كے ليے ام الفضل رضى اللہ تعالى عنہا كى حديث كى بنا پر روزہ نہ ركھنا مستحب ہے، اور ہمارے اصحاب كى ايك جماعت كہتى ہے اس كے ليے روزہ ركھنا مكروہ ہے، اس كى كراہت كى صراحت بيان كرنے والوں ميں دارمى، بندنيجى، اور محاملى شامل ہيں، انہوں نے المجموع ميں اور مصنف نے التنبيہ ميں اور دوسروں نے بھى صراحت كى ہے " انتہى.

ديكھيں: المجموع (6 / 428).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ (یوم عرفہ) عظیم شرف والا دن ہے، اور عید ہے اور اس کی بہت بڑی فضیلت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنا دو برس کے گناہوں کا کفارہ ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (4 / 443).

اور ابن مفلح رحمہ اللہ حنبلی کتب کی کتاب " الفروع " میں لکھتے ہیں:

" اور عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھنے مستحب ہیں، اور خاص کر نو ذوالحجہ (یوم عرفہ) کا روزہ تاکیدا رکھنا مستحب ہے اس پر اجماع ہے " انتہی.

دیکھیں: الفروع (3 / 108).

اور کاسانی رحمہ اللہ نے " بدائع الصنائع " حنفی کتاب میں لکھا ہے:

" اور غیر حاجی کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے، کیونکہ اس دن روزہ رکھنے کے متعلق بہت ساری احادیث وارد ہیں، اور اس لیے بھی کہ عشرہ ذوالحجہ کو دوسرے ایام پر وہ فضیلت حاصل ہے جو کسی اور کو نہیں، اور اسی طرح حاجی کے حق میں بھی روزہ رکھنا مستحب ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر روزہ اس کے لیے وقوف عرفہ اور دعا و عبادت کرنے میں کمزوری کا باعث نہ بنے، کیونکہ اس طرح اللہ کا قرب حاصل کرنے والی یہ دونوں عظیم عبادات کو جمع کیا جا سکتا ہے، اور اگر یہ اس کے لیے کمزوری کا باعث بنے تو پھر مکروہ ہے، کیونکہ اس دن کے روزے کی فضیلت تو کسی اور برس بھی حاصل کی جا سکتی ہے، اور عادتا یہ حاصل بھی ہو جاتی ہے، لیکن عام لوگوں کے لیے وقوف عرفہ تو زندگی میں ایك بار ہی حاصل ہوتا ہے، تو اسے کا حصول اولی اور افضل ہے ".

دیکھیں: البدائع الصنائع (2 / 76).

اور فقہ مالکی کی کتاب " شرح مختصر الخلیل " میں درج ہے:

" اور اگر حج نہ کرے تو یوم عرفہ اور عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھنا.

شرح: اس سے مصنف کی مراد یہ ہے کہ غیر حاجی کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے، اور حاجی کے لیے روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تا کہ وہ وقوف عرفہ میں دعاء وغیرہ عبادات کے لیے تقویت حاصل کر سکے، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی حج میں روزہ نہیں رکھا تھا " انتہی.

دیکھیں: شرح مختصر الخلیل للخرشی (6 / 488).

اور حاشیۃ الدسوقی میں لکھا ہے:

" پھر ا سکا یہ قول کہ: اور یوم عرفہ کا روزہ مندوب ہے .... الخ.

اس سے مراد مندوب ہونے کی تاکید ہے، وگرنہ روزہ رکھنا تو مطلقا مندوب ہے ".

دیکھیں: حاشیۃ الدسوقی (5 / 80).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

" حاجی اور حاجی کے علاوہ دوسرے افراد کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" غیر حاجی یعنی عام شخص کے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا سنت مؤکدہ ہے، یوم عرفہ کا روزہ رکھنے کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا:

" مجھے اللہ سے امید ہے کہ اللہ تعالی اس سے ایك برس قبل اور ایك برس بعد کے گناہ معاف کر دے گا "

اور ایك روایت میں ہے:

" یہ پچھلے ایك برس آئندہ ایك برس کا کفارہ ہے "

لیکن حاجی کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مسنون نہیں، کیونکہ حجۃ الوداع میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کا روزہ نہیں رکھا تھا، صحیح بخاری میں میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یوم عرفہ کے روزے کا شك تھا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ بھیجا تو آپ نے دوران وقوف ہی سب لوگوں کے سامنے اسے نوش فرما لیا " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین جلد (20) سوال نمبر (404).

اس لیے حاجی کے حق میں یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مستحب نہیں، بلکہ مکروہ ہے، تو اگر متکلم کی یہ مراد ہے تو پھر اس نے بات صحیح کی ہے، لیکن اگر اس کی مراد غیر حاجی کے لیے بھی یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مشروع نہیں، تو یہ غلط ہے، اور صحیح احادیث کے مخالف ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

والله اعلم .